

حقائق تحریکی

یعنی
ولتِ عثمانی و دولتِ جمہوریہ اسلامیہ ترکیہ کے
صحیح حالات
اس کتاب میں
رت المغازی حاجی محمد زکریا آفندی۔ ایم سے۔ آئی ترک سیاست
وہ معرکہ الاراق تقریب ہیں جو آپ نے مسلمانان رنگوں کے
چند جلسوں میں مرشداد فرمائیں

طیو عصر دوسرے ہما پریس ۲۷ بار اسٹریٹ لندن

اس کتاب کا حق طباعت فاشاعت صرف مطبعہ ہڈا کوچل ہے،

HUMAN CIVILIZATION LIBRARY

AL-GHAZI HAJEE M.D.



Al-Ghazi Hajee Md. Zakariya Efendi,
M.A.I., Col. Turkey.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تُرکی سیال حج کی رو و قصر ہے

حسب علان اشاعت سابق ترکی فاضل حضرت غازی حاجی محمد زکریا
آندریہ مایم۔ اے۔ آئی کی تقریر یہم ذیل میں درج کرنے تھیں
فہم۔ قدر نے بعد حمد و صلوٰۃ حاضر نے جلسہ کو مناسب کرنے ہوئے فرمایا کہ:-
یہ ناچیز آپ حضرات کی خدمت میں سب سے پہلے یہ انہاس کرتا ہے کہ زبان اور دوچوکہ
میری مادری زبان نہیں ہے اس لئے میری علمیوں پر کرفت نہ فرمائیں۔ اسوقت
آپ حضرات کی خدمت میں ترکی قوم کی بابت کچھ تعصیلات بطور تعالیٰ عین کروں گا
امید ہے کہ آپ بیوی مسموع فرمائے اطمینان قلب حمل کریں گے جلسہ کے
کہ موجودہ ترکی کی حالت آپ کے سامنے بیان کروں قوم ترکی کی تاریخ قدیم پر
خود ہی سی روشنی ڈالن ضروری تھی تھا ہوں۔

ایشیاے ہستی کے ترکی قبائل میں سے ہمارے آبا و اجداد تقریباً چھ سو
نحوں کی تعداد میں اپنے ایک ریس و فائد ارخان کی صیانت میں ایشیائی
کو چک میں پہنچے اور عرصہ قدری میں عثمان بن ارخان نے دولت عثمانیہ کی
بیانیہ اور شر بر و سر کو اپنا پاسے تخت فراہ دیا۔ دوسو سال کی مدت
میں نام غیر مسلم قوم جوانا طور پر میں موجود تھیں دولت عثمانیہ کی مطبع ہو گئیں۔
عثمانیہ کے چھ بادشاہ یہے کے بعد دیگرے تخت بر و سر پر بیٹھے اور ساتوں

باو شاہ محمد فارج نے شہر قسطنطینیہ فتح کر کے اس کا نام استنبول رکھا۔ اسلام میں سلاطین عثمانی اپنی سلطنت کو دن بدن یورپ کی جانب پیسہ کرتے کرے۔ اور رہنمائیہ بذاتِ خود میدان جنگ میں موجود رہتے۔ اور تمام قلمروں عثمانیہ میں بمحب احکام قرآن مجید عدل وال صفات فرمائے رہے، یہاں تک کہ ایک وقت و لوت عثمانی تمام مشرق و مغرب میں ۸۵ کروڑ انسانوں پر حکمرانِ حقی علاؤدہ بریں یورپ کی متعدد حکومتیں اس کی با جگہدار تھیں۔

دولتِ اسلامیہ عثمانیہ کے سواہیں باو شاہ سلطان سلیمان ثالث تھے جو منصب خلافت پر فائز ہوئے اور تمام جزیرہ العرب کے سلطان اماکن مقدسہ کے خادم اور اماماتِ مشترک کے قائم و محافظ بنے۔

تمامِ ملتِ اسلامیہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ترکی قوم تقریباً ۱۵ سو سال تک اپنی جانُ مال سے خدمتِ اسلام کرنی ترہی جخصوصاً اماکن مقدسہ کی حفاظت و قومِ نجیبِ عرب کی بھی خواہی میں کوئی وقیفہ اٹھانہیں رکھا۔

آج سے تقریباً ۰۱۵ سال پہلے سے جو سلاطین تختِ عثمانی پر بیٹھے وہ ذہنی عیش و عشرت میں اسقدِ منہک ہو گئے کہ اس عظیم الشان سلطنت میں انحطاط شروع ہو گیا خصوصاً سلطان عبد الحمید مرحوم کے ۳۳ سالِ دولتِ حکومت میں دولت عثمانیہ کی مشوک و عظمت نہ دببر دز زائل ہوئی جلی گئی۔ اور قومِ ترکی کا اوقار و نیا میں کم ہوتا گیا چنانچہ سلطان مرحوم نے اپنے عیش و عشرت کیلئے چند کروڑ پونڈِ دولت یورپ سے قرض لئے۔ اور اس کے عوض میں بہت سے علاقہ جات سلطنت عثمانیہ یعنی متصرف، الجیریا، قبرس، کریمیا، پاٹوم، روانیا، بلقان، سرپیا، یونان وغیرہ پھوڑ چکشش، وہاں اسباب بجیرہ اغیار کے قبضے میں چلے گئے سلطان مرحوم کے زمانے میں تمامِ دولت یورپ کی جانب سے ایسے ہمدردانہ جات ہو چکے ہیں

کی رو سلطنت عثمانیہ کے اندر ریل، سڑکیں، بڑے بڑے کارخانے اور
تعلیمی صینے محدود طور پر غیر ملکی سرمایہ داروں کے قبضے میں چلے گئے۔ اسی پر کے
علاوہ تمام سرکاری جائز داں بطور ضمانت فرضخواہوں کے ہاتھوں میں پوچکیں،
سلطان موصوف کے زمانے میں سرکاری ملازموں کو سال میں صرف چار
ماہ کی تخلیخ بڑی مشکل سے ملا کر تھی۔ اقتدار شکر عثمانی کچھ نہ تھا۔ سلطان
مرحوم خود اپنی جان کی خاطت کیلئے اطراف قصر سلطانی میں ڈیر لاکھ فوج
ستقین رکھتے تھے۔

سلطان مرحوم کے زمانے میں صرف شہر استنبول میں ساٹھ ہزار خفیہ لوپس
 موجود رہتی تھی۔ اور انھیں لوگوں کے ذریعہ سے لاکھوں فرزندان وطن اور
مقندر اشخاص بلا سوال و جواب اسبابِ مشروعہ قتل و معدوم کر دئے گئے۔
ملکت عثمانی تماًماً دیران و بریاد و مظلوم اور ساری رعیت عثمانی دقوم ترک گویا
حالت نزع میں رہتی۔ ہزاروں بھی خواہاں وطن واہل فن و یار غیر میں جا کر
سلوٹ پذیر ہو گئے۔

سلطان عبدالحمید خان مرحوم کی معزولی | جب یورپ کوں نے اپنے طن
میں مستبد دیکھا تو تنگ آمد بچنگ آمد کے مصدق سلطان عبدالحمید خان
مرحوم کو تخت سے اٹا کر ان کے بھائی مجدد شاد کو زندان سے رہا کر کے نخت
نشین کیا۔ سلطان محمد رضا و مرحوم اپنے پیش رو کے زمانے میں مسلسل ۲۴ سال
تک قید و بند میں رہنے کے باعث پاکھل مفلوج و بیمار رہتے تھے۔

ملکت ترکی نے اپنی بہبودی و ترقی کیلئے "پارلیامنٹ"، "قاویم" کی اور دو ولت
عثمانیہ کو "دولت مشریعہ" بنانے کا راہ ترقی و نجات پر کامران ہجوسے کیا۔

اغیار نے جنپ کیجا کہ دلمت عثمانی کی تشکیل نہایت معمبوط اصول پر ہوئی ہے تو ہر چیز جائز کے مخالقات نہیں فیکی۔ حکم پر جملے کئے جانے لگے چنانچہ ہذا حکم اٹلی نے طرا میں پڑھا۔ چھار سو پر فناوت میں کی کسی بلکہ ان غیار سے دول بدقان، بلغاریہ، سربیا، یونان وغیرہ کو بلا سبب ترکی پر چڑھ دوڑنے کیلئے اچھا رہا۔ اور ترکی فوجوں میں مخالفت کا زمر پھیلا یا جس نکا نیت یہ ہے جو اکٹھ کر عثمانی کو بلقان میں شکست ہوئی۔ اور ترکی سلطنت کے چھ بڑے بڑے حصے جو بلقان میں تھے، قوم ترکی کے ہاتھ سے سکھ گئے۔ یہ صورت حال دیکھ کر ترکوں نے مجبوراً دول بلقان سے صلح کر لی۔ اور اپنے حدود سلطنت ایدر یا نوپل تک محدود کر لیئے۔

جب یورپ میں جنگ عظیمی برپا ہوئی۔ دول محظیہ یورپ کے درمیان دولت عثمانیہ کی بابت ایک تختہ معاهدہ مرتب ہوا کہ اس جنگ عظیمی کے ذریعے دولت عثمانیہ کا خاتمہ کر دیا جائے۔

معاہدہ مذکور کا عالم جب دولت عثمانیہ کو ہوا تو اُسے جنگ میں مجبوراً شرکیہ ہوتا پڑتا۔ اور وہ کس حالت میں کہ نتواس کے پاس سامان جنگ تھا اور ندویہ ۰۰۰۰ باس لئے اُسے مجبوراً دول متفقہ یعنی جرمی و منکری کا ساتھ دینا پڑتا۔ دول محاصرہ کی جانسے بذریعہ افواج وا فروسامان ملے جنگ کشتر کی پر نوبت فوج بھلے کئے کئے۔ مگر بفضل خدا سے عز و جل ہر موقع پر ترکی کو فتح ہوئی۔ اور علیهم کی فوجیں وطن ترکی کے اندر داخل ہو گئیں..... دول محاصرہ جب ترکی حدود میں بزرگ شیر داخل نہ ہو سکیں تو انہوں نے ترکی مقبوضات میں قوم عرب کو سپریا رخ دکھا کر اپنے دام فریب میں چاہنا اور ترکوں کے خلاف بغاوت کراؤ جی سا جلد تمام جزیرۃ العرب میں ہبھتی ترکی فوجیں تھیں وہ موسمان

جنگ سرف منتر موسیں بلکہ قوم بخیں عرب ترکوں اور انواع دولت عثمانیہ پر بڑے
بڑے نظام دھانے ہوتی کہ زخمی مجاہدین ملت کو اسپتاوں میں تباخ کیا گیا۔
اس کے سوا اس سقفِ عظم معنی پوچ کی جانب سے تمام مسیحی اقوام کے نام
حلک پوچا کہ یہ جنگ مدرسی ہے۔ یعنی ہلاں ولیب کی جنگ ہے۔ اور ہر عیسائی
پر فرض ہے کہ وہ اس میں شریک ہو۔ اس طرح ۲۳ نیم سلطنتیں ترکوں کے
 مقابلے میں اتر آئیں لیکن یمنہ الکریم و حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و سلم
کی روحاںی برکت سے قوم ترکی اپنے وطن عزیز کی سرحدوں پر قائم رہی اور دنہوں
کو ایک انجوہ بھی آگے بڑھنے نہ دیا۔

پوچ کے ذکور الصدر فرمان کے بوجب چونکہ عیسائی دنیا میں ایک بھل مجھی
اور صرف ترکی پر نہیں بلکہ اسلام و خلافت پر ہر ہمارا جانب سے یلغار ہونے
لگا اس نئے سلطان محمد رشاد صریح نے چیخت خلیفہ مسلمین علماء
اسلام سے فتویٰ شرعی طلب کیا۔ چنانچہ حضرت شیخ الاسلام نے فتویٰ جہاد بہر
جاری فرما کر عالم اسلام سے حفاظت اسلام کیلئے اپیل کی۔ مگر داہے بحال
مسلمانوں کا اس کا نتیجہ برعکس نیکلا اور ترکوں کی وہ اسلامی فوجیں جو کلا
الله لا اله محمد رسول الله کی تعظیم و تکریم کیلئے سرسے کش بازدھ کر میڈاں
بجاو میں اتری تھیں اپنے مقابلے میں مختلف اسلامی حمالک کے سرمازوں کو
دیکھ کر ذمکر رہ گئیں۔

سلطان محمد رشاد کے انتقال کے بعد سلطان وجہ الدین جلوہ آیا۔ اسے حکت
عثمانی ہوئے۔ اور دوں معاصرہ کے ساتھ انہوں نے جنگ پسے نشاندہی کی۔ اور ہر پہنچ
شہزادگان پر جنگ متوہی کر کے انہیار کی انواع کو ترکی بحدود دیکھ دا خل کر ایسا
اور دولت عثمانیہ کے تمام معاملات دشمنان اسلام کے باشندوں پر مسویہ

دئے اور شمنوں نے جو معاہدہ تیار کیا (یعنی معاہدہ سیورے)، اس پر قوم کی مرضی کے خلاف سلطان موصوف نے دستخط ثبت کر دئے۔ اس معاہدہ میں منجلہ دیکھر شرمناک شرائط کے پہ شرطیں بھی تھیں کہ:-
 ۱) دولت عثمانیہ کوئی فوج نہیں رکھ سکتی۔

۲) تمام وزارہ توں میں ایک ایک یور و پین وزیر رکھا جائے۔

۳) تمام سرکاری جامد اول کا آمد و خرچ ان کے ہاتھوں میں ہوگا۔

۴) حملکت ترکی میں ارمنی قوم کے واسطے ایک مخصوص وطن بنایا جائے اور قوم ارمنی کو حکومت خود اختیاری دیدی جائے۔

۵) شہر استنبول، باسفورس اور در دنیاں اتحادیوں کے قبضے میں رہے۔ المختصر اس صلح نامہ کا خلاصہ ہے تھا کہ حکومت ترکی کے اختیارات میں ۳ حصے اعطا کو شامل ہو جائیں اور ایک حصہ یعنی ”بے غیرتی کی برائے نام شرکت“، ترکی فرم اپنے لئے قبول و منتظر کر لے۔

چنانچہ اس ”صلح نامہ“ کی رو سے تمام سامان جگہ اور مستحکم مقامات و قلعہ جات وغیرہ اغیار کے قبضے میں چلے گئے۔

اناطولیہ کے ترکوں نے اس ”عہد نامہ“ کو ٹھکراؤ یا اور اس فتیم کی ذیلان نہیں پر یوت کو ترتیح دیتے ہوئے اشتریک بعثت میدان میں تکلی آئے۔ ان کا کہنا ہے تھا کہ جس قوم کو ہمارے ملک پر قبضہ دیا گیا وہ ایک فاتح کی حیثیت سے حدود ترکی میں داخل نہیں ہوئی۔

یہ حالت دیکھ کر اتحادیوں نے سلطان وحد الدین سے کہا کہ آپ ایک فد برائے لصیحت اناطولیہ ہیجیں۔ چنانچہ وزیر اعظم کے نام فرمان جاری کیا گیا۔ کہ ایسا و فر جلد بھیجا جائے۔

اس وفد کی تیاری کے وقت غازی مصطفیٰ اکمال پاشا سامنے آئے اور اس دفند کی سرگردی کیلئے آپنے خود کو میش کیا اور تمام شیب فراز سمجھائے۔ بالآخر یہ بات منظور ہوئی اور پاشا موصوف "وفد ناصحہ" کے صدر فزار پاک انگورہ روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچنے کے بعد غازی موصوف نے جامعہ انگورہ میں ہزار ہما فرزندان اسلام کے سامنے ایک تقریر فرمائی اور کہا کہ اسے غیر تند تر کو امیر اگوشت پوسٹ استخوان قوم ترکی ہی کا پروردہ ہے۔ تمہیں معلوم ہو کہ تقریباً سو سال سے تم آزادی کے ساتھ اس طک پر حکومت کرتے رہے ہو۔ اور اب سلطان وحید الدین نے جو شرمناک صلح نامہ دول مجاہدین کے ساتھ کیا ہے اس کے بھوجیب اگر تم بے عزمی و بے بغیرتی کی زندگی بس رکنا چاہتے ہو تو تمہاری صرفی میں خود تو اس ذلیل زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور آخر دم تک آزادی دین کیلئے جہاد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہو۔ اب تمہاری کیا رہے؟ قوم نے اپنے غیر تند مجاہد کی دل و جان سے نائیکی اور اس کے علم کے نیچے جمع ہو گئے۔ غازی موصوف نے انگورہ کو خیر باد کہا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑوں کی راہ لی۔

غازی مصطفیٰ اکمال پاشا کا یہ افادہ ام دیکھ کر مابقی ممبرانِ وفد نے سلطان کو حقیقت حال سے مطلع کیا۔ چنانچہ وہاں سے ان کی گرفتاری اور قتل کے احکام صادر ہو گئے۔

غازی مصطفیٰ اکمال پاشا، ماہ تک پہاڑی علاقہ جات میں سرگردان رکھر تقریباً دس ہزار سر بر دش اپنے گرد جمع کر لئے۔ اور پہلے انگورا ہی پر حملہ کر کے اغیار کے اثر سے اس سر زمین کو پاک کیا۔ "مجلس طیہہ" کی بُنْسیا دہانی اور سارے اناطولیہ کو حکومت استنبول سے جدا کر لیا۔ اس پر دارالخلافہ

سے دہن فروش دخانی افسران کی ماتحتی میں مختلسہ تلقیوام میں سے پائیں۔
مگا ایک شکر جس میں امری بفترت شامل تھے مصطفیٰ اہل پاٹنائیں مادبیت کیجئے
روانہ کیا گیا۔ یہ شکر حدود انا طولیہ میں ابھی بچا س میل بھی واصل نہ ہوئے پاٹا
شنا کر بجا ہدین اسلام کے باخون شکست فاش انجما کر را کندہ ونا بود ہو گیا ہے
اپنے سے جب اس طرح ابی دال گفتگی نہ دیکھی تو ایک بنا نبے یونان
کو اشارہ کیا کہ دہن سمنار پر بھنہ کر کے ہیاں تک آگے بڑھ سکے پڑھا چلا جائے
اور دوسرا بیانب سلطان سے مل کر علماء کے ذریعہ سے یہ بند دبست کرایا
کہ عازمی مصطفیٰ اہل پاٹا اور بجا ہدین اسلام کے خلاف بغاوت کر جرم
یہ قسم کا فتویٰ تھا وہ جو گیا اور اپنے انا طولیہ میں ان کے خلاف خوب
آل بھر کا دم کی گئی۔

دوسرت یونان نے اپنی فوجیں پہنچے سمنار میں آتیں۔ بعد ازاں خلاف
اللہ نیت سنت لم اور نہایت وحشیانہ افدا م کے ساتھ قائم علاؤ دجال کو برداشت
کر کے تمام زل و صرد بوجہ سے اور بھوک کوتہ بیفع اُرتے مسجدوں اور گھروں کو
آل شکستے۔ فضلوں کو نذرِ آتش کرنے اور توجہ زان کے سامنے ڈالنی اس کو
مسجد و مسجد کرنے اس تنقیاد فی قیادت قلبی کے ساتھ آگے بڑھے جس کی نظر
اس سریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔

دوسری طرف اس فتویٰ کے زیر اثر اندر ون انا طولیہ عازمی مصطفیٰ
اہل پاٹا کے خلاف ایک مخالف جماعت تیار ہو گئی۔ لیکن احمد بن علی کے
اسان سے انا طولیہ کی اندر ون آگ نہایت آسمانی سے دب گئی۔ اور
تمام قوم تری مخفی دمحد ہو کر اپنے دھن عزیز کی بجائی کے لئے میدان
کا رزار میں آگئی۔

اس طرح غازی مصطفیٰ اکمال پاشانے تین سال کی شبانہ روز مختصر کے بعد ایک لاکھ سالہ مہماں فوجوں کا ایک مضبوط لشکر تیار کر کے سمنا کاٹھ کیا اس وقت اتنا طولیہ کے پرالیں میں بوناں سپاہ کی تعداد عمدہ اسلامیہ جات کے ساتھ ۱۰ لاکھ ستر مہماں تھی اور توکوں کے پاس سامان جنگ کی قلیت کا یہ عالم تھا کہ ایک مجاہد کے پیچے سات آنٹھ فرزان توحید اس انتظار میں رہتے ہیں کہ پلاکب شہید ہو کہ اس کی بندوق لیکر دہرا آگئے ہی میے اور میرہ صراحت اپنی صراحت کو پوچھے کہ تیسرا مجاہد اس بندوق پر ہبھپڑ کرے۔ غازی مصطفیٰ اکمال پاشانے بچاں مہماں مجاہدین کا ایک لشکر استنبول کے رخ پر کسلی متعین کیا کہ اگر انبار کی فوجیں جو شرطیتیہ میں موجود ہیں او صرکار اور گریں تو انھیں رد کا جائے۔ اور ایک لاکھ دس سو مہماں ترک سمنا کی طرف پڑھئے۔ انگورہ سے سمنا کا فاصلہ ۹۰ میل ہے جسکو مجاہدین ملت (۱۳) دن اور (۲۰) رہنمائیں طے کر کے سمنا میں فاتحانہ داخل ہوئے۔

یوں ان کو اس جنگ میں بھی بہمناک شکست کا سامنا ہوا اور لشکر مجھے جس طرح صفحہ ہستی سے ناپود ہوا اور حسن بکثرت کے ساتھ سامان جنگ مجاہدین سلام کے ہاتھ آیا اس کی نظر بھی تاریخ عالم میں کم ہے کی۔ فتح سمنا کے بعد ترک فوجوں کو علم ہوا کہ عازم استنبول ہوں جنما نجہر چاہ لاکھ جوانان ترک اس نعم کے لئے تیار ہوئے اور استنبول پر دھلوانوں پر جب عیش سلام استنبول کے نزدیک پہنچا تو دول معاصر کی افولیں بقیہ استنبول سے ہر قوماں اتوادیے جنگ دیکھا اعلیٰ درت ظاہر کی اور فاتحیں سمنا میں سے صرف چار سو پاہیں داخل شہر ہو گئے ہیں کی ہر چیز برپا الجزا احمد

سلطان محمد الدین نے جب یہ حال دیکھا تو وہ اپنی جان لیکر مخفی طور پر فرار ہو گئے۔ اور مجلس میں ملیتہ ترکیہ نے عبدالمجید خان کو منصب خلافت پر ہامور کر کے حکومت اپنے قبضے میں رکھی۔

خلیفۃ المسلمين کی تختواہ ۵ اپریل پونڈ ماہانہ مقرر کر دی۔ پانچ سوار محاکم کیا گئے اور ایک عدالت محل ان کو قیام کیا گیا۔ اور ان سے استدعا کی گئی کہ آپ بحیثیت خلیفۃ المسلمين تمام اسلامی دنیا کی بہتری و بیرونی کیلئے ہر ممکن کوشش فرماتے ہیں۔ اور امور حملہت ترکیہ میں کوئی مداخلت نہ فرمائیں۔

اس وقت تھراستنبول میں اتحادی فوجوں کی تعداد ۳ لاکھ آسی تھار
نحوی میان مراحل کو سطھ کرنے کے بعد ایک صلح کا فرنس لوگان میں منعقدہ
ہوئی اور ترکی قوم کی جانب سے غازی عصمت پاشا نمائذہ مقرر ہو کر وہاں
تشیعیت لے گئے۔

لوگان کا فرنس میں عرب مشاور و مرضی وہاں ایت قوم غازی عصمت پاشا
کے محاکمہ کا نتیجہ یہ تھا کہ دولتخانہ نے قوم ترکی کے تمام حقوق منفرغ
کو تسلیم کر کے خود کو مغلوب مان لیا اور اپنی فوجوں کو تھراستنبول سے واپس
بلالیا۔

نہدر نامہ لوگان میں یحیا دیگر شرطیہ یعنی کہ جس وقت اتحادی
فوجیں استنبول خالی کرنے لگیں تو ترکی جھنڈے کو حصتی سلامی دیں چنانچہ
اس حصتی کے دل ایک عظیم ایشان میدان میں ترکی کا "علم مقدس" نصب
کیا گیا۔ غازی عصمت پاشا کی موجودگی میں بخوبی سے ترکی سپاہی اسی
کے نزد ایک صحف بستہ کھڑے ہوئے اور اتحادی فوجیں مہ اپنے افسر دل سے
اس بوائے قومی کو سلامی دیتی ہوئی گزریں اور جہازوں پر سوار ہو کر جانے

لگیں۔

اس موقع پر قوم ترکی نے اپنی مزید شرافت کا ثبوت یہ دیا کہ تمر کے مرد عورتیں۔ پچ ستر کوں پر دردیہ استادہ ہو کر اپنے رخصت ہونے والے حماؤں کی خاطر و تواضع لیں۔ سیو ڈا۔ شربت۔ بسکٹ۔ بیک مبیوہ جات اور سکریٹ وغیرہ سے کر رہے تھے اور ہر شخص اپنے دشمنوں کو خندان و فرمان رخصت کر رہا تھا۔ چنانچہ یہ تاریخی دعوت، تاریخی رخصتی اور تاریخی صلامی بھی تاریخ عالم میں ہمیشہ یاد کار رہے گی۔

حضراتِ ائمہ قوم ترکی اپنی اس فتح و نصرت پر مفرغ نہیں ہوئی اور نہ اس پر کوئی فخر کیا بلکہ اس کو اپنے معبود حقیقتی کا ایک حصہ ان غلطیم شمحی اور آج مک سمجھتی ہے، چونکہ ترکی قوم کو اسی وحدہ لا شریک کی ذات پر بھروسہ تھا۔ قوم ترکی اسی کے زمان اور اسی کے احکام کی تحریک کر رہی تھی اور کہ رہی تھی اس لئے اس پر حق تھا کہ وہ ”وَكَانَ حَقًا عَلَيْنَا نَصْرٌ الْمُؤْمِنِينَ“ کے مصدق اپنے فرماں بردار بندوں کو فتح دے۔

بعد ازاں قوم ترکی نے اپنی بغاۓ حیات و میتوں و فلاج کو نظر رکھ کر ”جمهور یہ اسلامیہ ترکیہ“ قائم کی جس کے حالات انشا را اعتماد و سرے جسہ میں عرض کئے جائیں گے۔ وہ السلام۔

ترک غازی کی وسیع تری

حقائق و مرتبت حجم ہو یہ سلسلہ امیر ترکیہ

۱۹۳۷ء ۶ یوم چھار شنبہ بوقت ۹ بجے شب بمقام محمدیہ راندیریہ
ہائی اسکول زمگون۔ ترکی سپاٹ حضرت الغازی حاجی محمد زکریا آفندی۔ ایم۔
اسے۔ آئی نے مسلمانان زمگون کے ایک عظیم الشان مجمع کے سامنے جو تقریب
فرمائی ہے وہ ہم ذیل میں شائع کرتے ہیں۔

فضل مقرر نے اپنی پہلی تقریب کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ازانہ کے
دولت عثمانیہ ماقیام دولت جمہوریہ ترکیہ آپ حضرات قوم ترکی کے عظیم الشان
کارناموں سے بہت کچھ واافت ہو چکے۔ آپ یہ ناچیز "دولت جمہوریہ اسلامیہ
ترکیہ" کے متعلق کچھ حقائق عرض کرنا چاہتا ہے۔

ولاداکلام! قیام دولت جمہوریہ ترکیہ کے دوسال بعد حب خلیفۃ
علیہما السلام! المسلمين عبدالمحیمد خان دولت جمہوریہ ترکیہ کو انتظامی
معاملات میں مداخلت کرنے لگے اور ملک میں ماؤنٹ فساد پھر پیدا ہونے
لکھا تو "ملکیں طیبیہ" کی جانب سے خلیفۃ المسلمين کی خدمت میں التباس گیئی
کہ آپ ملکی معاملات اور دولت جمہوریہ کے انتظامی امور میں داخل نہیں۔
کیونکہ اس سے قوم ترکی کے مفاد کو صدر مہ پہونچنے کے علاوہ آئی گی ذات
خاص کے لئے بھی کچھ فائدہ نہیں۔ مگر اس التباس پر توجہ فرمانے کے بجائے
موصولیہ نے بعض اغیار کے بحکم نے سے جمہوریہ ترکیہ کی سلطنت و شان

کو اپنے قبضے میں لینے کیسے قوم کی مخالفت کی چنانچہ دولت جمہوریہ ترکیہ نے خود کو خطرے میں پا کر بحث وطن کی خاطر خلافت سے دست برداری کی اعلان کروایا اور عبدالمجید خاں کو وطن سے خارج کر دیا۔

اس کامیابی کے بعد ترکی قوم بذریعہ مجلس ملیہ مسلمانیہ، انتظام حکومت کرنی رہی۔ بعد ازاں مجلس ملیہ ترکیہ کی جانب سے دولت جمہوریہ ترکیہ قائم ہوئی۔ اور تمام قوم ترکی کی متفقہ رائے سے غازی مصطفیٰ اکمال پاشا نات سال کیلئے "صدر جمہوریہ" قرار پائے اور حکم "وشا و رحمہ فی الامر" قوم ترکی نے حکومت جمہوری کے قیام سے اپنی فلاخ کا راستہ صاف کیا۔ اور دولت جمہوریہ ترکیہ بوجب حکام قرآنی قوم کی ترقی کی اخلاقی جسمانی تعیینی، مذہبی اور روحانی ترقی و فلاخ کیلئے ہرگز کوشش کرنے میں مصروف ہو گئی۔ **حضرت! اے ہولی ہے وہ تمام دنیا سے اسلام پر وشن ہے اور آج بھی ترکی قوم کا ہر فرد اپنے آپ کو ایک پکا مسلمان اور خادم اسلام سمجھتا ہے اور اس بات کا دل سے مقرر ہے کہ گذشتہ نازک درمیں جو فتح و نصرت اس کو اعداء اسلام کے مقابلے میں حاصل ہوئی ہے وہ منجانب اللہ کے اور اسی قادر دیوبندی خدا کا احسان ہے کہ قوم ترکی آج دنیا میں معزز و ممتاز ہے احکام جلیلہ قرآنی تمام مکت ترکی میں حرفاً و معناً جاری ہیں۔ چنانچہ دولت جمہوریہ ترکیہ امور مذہبی، امور مدافعتی، امور مدد و دی اپنی نوع انسان، امور اقتصادی، امور عرفانی، امور اخلاقی و اتحادی و مساوات و قوم پروردی کی ترقی و اصلاح کے لئے مختلف ذرائع حسنہ عمل میں لارہی ہے۔**

اب کچھ عرصہ سے از جانب اعداء کے اسلام مختلف ذرائع سے ترکوں کے خلاف ساری دنیا میں یہ پروپگنڈا کی جا رہا ہے کہ قوم ترکی نماز و اذان و عبادت و تلاوت قرآن مجید وغیرہ میں ترکی زبان استعمال کرتی ہے۔ ترکی خواتین بے پروردہ ہو کر مجمع عام میں ناچحتی ہیں۔ شعائر اسلام کو ویدہ و دانستہ ترک کیا جا رہا ہے۔ بہت سی مسجدوں کو بند کر دیا گیا۔ مردوں کو جلایا جاتا ہے۔ کسری تعطیل کا دن انوار قرار پایا ہے۔ میڑا در کر سیوں پر نماز پڑھی جاتی ہے الفرض وطن ترک میں وہ تمام فوکس و منہیات داخل ہو گئیں جن کیلئے یورپ کی کسی شہر میں جگہ نہ ہتی اور ان تمام خرافات کا نتیجہ یہ ہے کہ ترک پاسکل بیدیں ولاد مذہب ہو گئے۔

حضرات ایسا چیز نہایت سختی کے ساتھ ان تمام بیتاون کی تردید کرتا ہے، حضرات اور اس کی تفصیل علمیہ علیحدہ آپ کے سامنے بیان کرتا ہے۔ اولًا۔ یہ کہ آج وطن ترک میں سکونت رکھنے والے تمام ترک اس قوم میں سے ہیں جو صد لوں سے اپنا عزیز و قمی خون دین مقدس اسلام یہ پر مشتمل کرتے رہے۔ اس آٹھ دس سال کے اندر ایک نئی نسل ترکی آسمان سے نہیں اتری۔ اور نہ زمین سے نکل آئی جو اپنے آبائی اوصاف کو بھول جائے۔ اور دین مقدس اسلام سے نفوذ باشد و گردال ہو جائے۔

ثانیاً۔ یہ کہ مبوجب فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "حرب المظلومین کیا لایمان"، قوم ترکی کے جذبہ حرب وطن میں آج کسی کو کلام نہیں پس یہ ہرگز ہو سکتا کہ ایک ایماندار قوم دین اسلام سے برکشنا ہو جائے وولت جمیور یہ نوجوادہ کی جانب سے یار میں جمیور یہ نمازی مصطفیٰ اکمال پائیں کیا ہماں سے احکام اسلامیہ کے خلاف ہرگز کبھی کوئی قانون یا حکم ناگزیر

نہیں ہوا اور نہ ہوتا ہے جپانچہ نمائندگان "محلس ملیہ" خود قوم ترکی میں سے منتخب ہوتے ہیں۔ غیر اقوام کے لوگ اس مجلس میں شامل نہیں ہو سکتے اور شامل نہیں ہیں۔ اور قوم ترکی کے جو مقید راصحاب یعنی پیغمبر مسلمان اس مجلس میں ~~نہیں~~ ہیں ان کی تعداد چار سو سات ہے۔ ان میں علماء بھی ہیں۔ تجارت بھی ہیں۔ اہل حرفہ بھی ہیں۔ اہل علم و فتن بھی ہیں۔ ایسی صورت میں یہ سب کے سب اسلام کے خلاف کوئی بات کیسے گوارا کر سکتے ہیں۔ ۶۰ اور غازی مصطفیٰ اکمال پاشا بحیثیت صدر جمہوریہ ترکیہ صرف انھیں قوانین کو نافذ کر سکتے ہیں جو مجلس ملیہ اپنی منظوری کے بعد ان کے سامنے پیش کرے۔ اور وہ مصطفیٰ اکمال جو قوم بخوبی ترکی کی نجات کے لئے اپنا سر ہتھیلی پر لے کر بیکلا اور آخر وقت تک اسکا سچا بھی خواہ ثابت ہوا ہرگز پہنچنے والے دین نہیں ہو سکتا۔

دولت جمہوریہ ترکیہ نے نامہ داد عاملوں۔ مکار فقیروں میفت خوروں دجالوں، بے عمل لوگوں اور ضمیر دقوم فروش غداروں کو بطریق کر کے عامۃ الناس کو ان کے دجل و فریب سے نجات دلائی۔ اور تمام امور مذہبی بغرض تعلیم و تعلم ان لوگوں کو سونپے جو اس کے اہل ہتھے۔ اور علوم مذہبی حاصل کرنے کیلئے ایک مذہبی کالج "دارالقضاءار" قائم کیا جس میں دہşت دار العلوم کے اعلیٰ تقلییم یافتہ لوگ تین سال تک پھر دینی و مذہبی تعلیم حاصل کرنے اور زبردست علماء کی ایک جماعت متحمہ کے سامنے امتحان دیتے اور سند حاصل کرنے کے بعد حسب لیاقت مذہبی خدمات کے اعلیٰ عہدوں پر مأمور ہو سکتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ مفتی، قاضی، خطیب، واعظ اور پڑیں امام وغیرہ بنتے ہیں۔

عرصہ دراز سے وطن ترکی میں مختلف اقسام کی درگاہیں خانقاہیں اور تکے وغیرہ بھی جن میں جھوٹ پسروں، فقیر، دردشیں، جادوگ اور گدھے تجویز دارے مفت خود سے جمع رہتے تھے اور ان پر مسلمانوں کے اوقاف سے سالانہ ڈپرٹمنٹ کروڑ پونڈ صرف ہوتے تھے۔

دولت جمیور یہ ترکیہ نے حسب فتویٰ شریفہ وزیر امور مذہبی ان تمام خرافات سے سرز میں ترکیہ کو پاک کیا اور ان مخالفین شریفیت مظہرہ اسلام کو دوسرا کاروبار میں لکھا دیا۔ بعد ازاں یہ درگاہیں اور تکے فرزندان وطن کی تعلیم گھاہیں اور مہتمم چانے بن گئیں۔ اور وہ ڈپرٹمنٹ کروڑ پونڈ کی سالانہ آمدی اخیں مدارس و تعلیم پر صرف ہونے لگی جن میں آج چھ لاکھ طلباء تعلیم و پروردش پا رہے ہیں۔

آج وطن ترکی میں ہر ترک ایک دوسرے کو بلا تفریق جنس و مذہب و زنگ و قومیت اپنا حقیقی بھائی سمجھتا ہے۔ خصوصاً نوغاۓ مذاہب و جماعت بندی وہاں قطعاً نابود ہے۔ بلکہ ہر فرد ترکی اس قسم کی ذہنیت کو ایک صفت ناپاک تصویر کرتا ہے۔

وطن ترکی میں تعظیل کا دن یوم اجمعہ ہے۔ جمعہ کے دن تمام سرکاری دفاتر اور بازار وغیرہ بند رہتے ہیں اور قانون خاص کی بیوہ وطن ترکی کے اندھے تمام ملکی وغیرہ ملکی کاروبار بھی بند رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس قانون کی خلاف درزی کرتے ہوئے دوکان کھولے یا کاروبار کرے تو بلدیہ کی جانب سے اس پر پانچ روپونڈ جرمانہ کیا جائیں گے۔

صلح حرم و وفات ممالک ترکیہ علی زمانہ قدیم سے مختلف اقوام اور مختلف ممالک کے تجارت پر مشتمل ہے کام

کرتے چلے آتے ہیں اور ان کے وفات و حرب کتاب وغیرہ کا کام اپنی
کی مختلف زبانوں میں ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے مختلف زبانوں کے تاجر ویں اور
کارخانہ واروں کی بہال غیر ملکی طاریم ہی ہوا کرتے تھے قوم ترکی کا کوئی
فرد ان دو کانوں پر پہنچوں اور بینکوں وغیرہ میں جکہ نہیں پاتا تھا۔ حملہ وہ
بڑی فیر سلام افواہ کے ہاتھوں عربی رسم الخط کے کاغذات و کتب وغیرہ
کی توہین اس طرح ہوا کری تھی کہ فیر سلم لوگ ان کو غسل خانوں اور پاٹاووں
میں استعمال کرتے دیکھے جاتے تھے چنانچہ سماں اوقات فرزندانِ اسلام
یعنی قوم ترکی کے افراد ایسے واقعات کو روکنے کے لئے اپنی چائیں
تک قربان کر دیا کرتے تھے۔ وزارت امورِ مذہبی نے ان حالات سے
مطلع ہونے کے بعد یہ ضروری سمجھا کہ دنیا وہی کار و بار میں عربی حروف و نوٹ
کا استعمال احتراماً بند کر دیا جائے۔ لہذا مجلس ملیہ ترکی نے فیصلہ کیا کہ ترکی
زبان کا رسم الخط لاٹینی قرار دیکر پانچ سال کی مرتب میں کام دولت
جمهوریہ ترکیہ کے اندر اس پہنچ میں ورآمد شروع کر دیا جائے۔ اس تبدیلی
خط کے ذریعہ سے بزرگ افراد قوم ترکی کو غیر ملکی کار و بار میں داخل گرایا
گیا۔ وزارت شعبہ جات و وزارت امورِ مذہبی میں عربی رسم الخط ہی کو
بصداً احترام رائج رکھا گیا۔ اس طرح عربی رسم الخط کو حملہ کی ترکی
میں ہر طرح کی تبلیغات سے بچات میں اور زبان ترکی کی حیثیت بھی
وطن ترکی میں قائم و برقرار رہی۔

ڈکرہ وہشمی یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ ابتدائی چند طور پر اس
د قوم ترکی تقریباً بارہ سال تک مسلسل بیدان جنگ میں رہی۔ اس بعد

طویل میں قوم ترکی کے پچاس لاکھ نفوس مردوزن شہید ہوئے جن میں چھ لाकھ خواتین بھی شامل ہیں۔ بدیں وجہ آج وطن ترکی میں چند لاکھ بیوہ خواتین اور سات لاکھ شیتم بچے موجود ہیں۔

ترکی خواتین میں قدیمی پرودہ یہ تھا کہ ایک سیاہ گردہ من نھاپ و سہیشہ پہنچتی تھیں ہاؤر جو غیر مسلم خواتین وطن ترکی میں سکونت پذیر ہیں وہ ترکی خود کو بدنام کرنے کے لئے اسی فتیم کے لباس اور رُقے میں رہ کر غیر مسلم مردوں کے ساتھ بدر کاری کرائی تھیں اور غیر مالاک کے باشندے ان غیر مسلم زانیہ عورتوں کو "ترکی خواتین" سمجھتے ہیں۔ اور چون کہ ان غیر مسلم عورتوں کا اظر معاشرت ان کی زبان و شکل و صورت وغیرہ ترکی مسلم خواتین کے بالکل مشابہ ہتھی اس لئے ان کا فریب چل جاتا تھا۔

بعد قیام دولت جمہوریہ ترکیہ اس شہرمناک بدنامی کو دور کرنے کے لئے بہت سے ذرا لمح احتیار کئے گئے مگر خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ لہذا وزیر امور مدد ہبی دولت جمہوریہ ترکیہ نے بذریعہ فتویٰ شریفہ یہ حکم صادر فرمایا کہ خواتین ترکیہ کو بذکورہ بالا بدنامیوں سے بچانے کے لئے اور انھیں اپنا معاش آپ پیدا کرنے کیلئے پرودہ شرعی حقیقتی کو روایج دیا جاتا ہے بوجب فتویٰ شریفہ ہذا مجلس ملیہ ترکیہ کی جانب سے یہ روایج بطور قانون صن ترکی میں اس طرح عام ہو گیا کہ خواتین نزدیکی پرودہ شرعی کے ساتھ یعنی ایک لمبا کوت بند ٹھکے کا پس کر اور سر پر اور ڈھنی ڈال کر صرف چہرہ اور ہاتھ کھنے رکھ کر باہر نکل سکتی ہیں اور یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو غیر مسلمہ عورت ترکی خواتین کو بدنام کرنے اور بدر کاری کرنے سے لئے اس فتیم کا ترکی شرعی لباس پہنے گی اور زانیہ ثابت ہو گی تو اس کی نزاکت موت ہے۔

اس طرح خواتین ترکی کو ایک بہت بڑی مدنامی اور غیر ضروری قید و
بند سے نجات ملی۔

حضرات اب یہ حقیقت عیاں ہو جانے کے بعد آپکو معلوم ہو گی کہ ترکی خورتوں کے متعلق جمیع عام میں ناچنے اور مغربی لباس میں لگھو منے کی جو غلط خبریں دنیا میں پھیلائی جا رہی ہیں ان کی اصلیت یہی ہے کہ وہ ناچنے والیاں اور مغربی لباس میں تحریر کرنے والیاں ترک اور مسلم شریعت زادویاں نہیں ہیں بلکہ ان کی دشمن اور بندخواہ غیر مسلم ہیں ارمنی، یہودی، اور یونانی خور میں ہیں۔

۴۳

ساتھ کہ بعد احتمام تعلیم اعلیٰ ہر شخص پانچ سال تک حکومت کی ملازمت ضرور کرے اور اگر کوئی آدمی اپنی خوشی سے کسی دوسرے کار و بار میں جانا چاہے تو اعلیٰ تعلیم کے مصادر اُسے حکومت کو واپس فیض نہیں لے سکے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دُنْتِ رُنْت کی میں اعلیٰ تعلیم یا فتح اشخاص کو حکومت کے دروازے پر ملازمت کی بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ حکومت خود اس کو دعوت ملازمت پہلے سے دے رکھتی ہے اور اگر دو اس کو قبول نہ کرے تو کھانے کا خرچ ہجہ دیتی اعلیٰ تعلیم کے مصادر واپس کرنا پڑتا ہے۔

لازمی فوجی خدمت دُنْتِ رُنْت کے یہ سولہ سال دو سال کے لئے فوجی خدمت لازمی ہے۔ بعد ازاں اسکو اپنا پسندیدہ کام کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ لیکن ۰۷ سال کی عمر کے اندر جس وقت حکومت کو ضرورت پڑے ذُن لوگوں کو فوجی خدمت کے لئے طلب کیا جاسکتا ہے بستر سال کے بعد وہ خانہ نشین ہو سکتے ہیں۔ میں یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ثانوی مدارس اور اعلیٰ تعلیم کا ہوں میں ہر طالب طالب علم کے لئے روزانہ ایک لفڑ فوجی قواعد بیکھنی بھی لازمی ہے۔

حرب و طلاق ۱۔ ہر فرد قومِ رُنْت کی یعنی مرد و خورت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ میں اپنے مقدسات دُنْت عزیز و شرافت طیہ کرے اور احمد بن علی اللہ علیہ السلام اسلامیہ کے اور اپنا مال قربان کرنے کیسے خود کو تیار سمجھتا ہے۔ چنانچہ ایک

لپٹے ہیے کو ہمیشہ سمجھاتی ہے کہ تم نہیں اپنے وطن اور اپنے دین پر فربن جو فکر تیار رہو۔ وہ جب کوئی جوان اپنی ماں سے رخصت ہو کر حیدان جنگ یعنی جانے لگتا ہے تو ماں اس کو یہی نصیحت کرتی ہے کہ یا تو تم زخمی ہو کر ادرا غازی بن کر داپس آنا یا میدان جنگ میں شہید ہو جانا تاکہ میں ایک غازی یا شہید کی ماں کہلاوں۔ اور اگر تم دشمن کو پیشہ دکھا کر آئے تو میرا دو دو تھوڑا حرام ہے اور میں ایک بھگوڑے گئی ماں نہیں کہلا سکتی۔

اسی طرح ایک بیوی بھی اپنے شوہر کو یہ کہہ کر رخصت کرتی ہے کہ یا تو آپ درجہ شہادت پر فائز ہو جانا یا غازی بن کر واپس آنا۔ میں ایک غازی کی بیوی یا شہید کی بیوہ بن کر زندہ رہ سکتی ہوں۔ مگر دوسروی صورت میں ہیں آپکا منہ دیکھنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ اس عالت میں نکاح فاسد ہو جاتا ہے۔

**ڈن تر کی ہیں تعظیماً مبارکہ عید الفطر (۲۳ یوم) عیدِ اضحیٰ
یکم محرم الحرام (۱ دن) یوم عاشورہ (۱ دن) زیارت امامان
مقدم سہ پیغمبری تاریخ ۱۵ ار مصان المبارک (۱ دن) عید
قی جمیوریہ (۳ یوم)**

ان یام میں تمام سرکاری دفاتر اور ملکی کاروبار بند رہتا ہے۔ ہر شہر پس سرکار کی جانب سے پنجوقتہ نمازوں کے اوقات میں ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوتی ہے۔

حکومت کے سیکس - دولت جمیوریہ تکمیل میں ہر شخص کی جمیلہ

سالانہ آمدنی میں سے اخراجات منہا کرنے کے بعد جو رقم باقی رہتی ہے اس پر ۱۷ فیصد ٹکس لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی قسم کوئی ٹکس نہیں ہے۔ اور یہ سالانہ ٹکس چار ملتوں میں وصول کیا جاتا ہے۔

زکوہ بمحبوب قالون ہر فرد صاحبِ نصاب سے زکوہ کی کل قیم میں سے ۵ فیصد یا دولت جمورو یہ ترکیہ یتی ہے۔ مگر یہ رقم حکومت کے مقدم الذکر ٹکس میں شامل نہیں کی جاتی بلکہ وزارت اوقاف کے خزانے میں داخل ہوتی ہے اور وزارت اوقاف اس کو مذہبی کاموں میں صرف کرتی ہے یعنی یتامی اور مسندورین اور پیاوں کی پروردش پر۔

نظام نامہ حج وطن ترکیہ میں جو شخص فرضیہ حج ادا کرنے جانا نہ ہو۔ اپنے اہل و عیال کے لئے ۶ ماہ کا خرچ خوارگ وغیرہ فراہم کر جائے اور ایک سو پچاس پونڈ اپنے مصارف حج کے لئے خزانہ حکومت میں سپرد کر دے۔ اس رقم سے اس کی آمد درفت کے لئے جہاز کا ٹکٹ اور مکہ امّت شریف میں تمام مصارف کا انتظام ترکی سفیر کے ذریعہ سے کر دیا جاتا ہے۔

وزارت اوقاف لا کام یہ ہے کہ وہ تمام مذہبی اوقاف اور مساجد کا انتظام کرے۔ پیش اماموں خلیفوں اور موزوںوں کی تھوا ہوں۔ مساجد کی مرمت۔ فرش و فروش اور روشنی وغیرہ کے

انتظامات و اخراجات کا کفیل یہی مکمل ہے۔ اور یتیموں کی پروگرام
و پرداخت کا اہتمام بھی اسی شعبہ کے ذمہ ہے۔

شہر استنبول میں منجملہ پانچ سو اسماجود کے ۲۳ شاہی مساجدیں ہیں
جن میں اکثر مساجد کے خطیبوں، موذنوں اور خادموں کی تخفیا ہیں
علی الترتیب ۱۵۰ پونڈ۔ ۱۵۰ پونڈ اور پانچ پونڈ ماہانہ مقرر ہیں۔

ان میں سب سے عظیم الشان مسجد جامع ابا صوفیہ ہے جس میں
بیک وقت ایک لاکھ ۴۰ ہزار نمازی ایک گنبد کے نیچے فلسفیہ نماز
ادا کر سکتے ہیں اور ان شاہی مساجد میں جو مسجد سب سے چھوٹی ہے
اس میں بیک وقت ۶۰ ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ علاوہ شہر
استنبول کے وطن ترکی کے اندرالیسی ہٹری ہٹری مساجدیں ۳، ۳ ہیں
باقی تمام قصبوں اور قریبوں میں جس قدر چھوٹی ہٹری مساجد ہیں ان
سب کا انتظام وزارت اوقاف کے سپرد ہے۔

قانونِ انسوالج وطن ترکی میں کوئی لڑکی ۲۰ سال کی عمر سے
پہلے اور کوئی لڑکا ۲۳ سال کی عمر سے پہلے
شادی نہیں کر سکتا۔ شادی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے لڑکا اور لڑکی
اپنی مرثی سے ایک دوسرے کو پسند کر کے آپس کی بناہ کے لئے
کچھ تسلیط مقرر کرتے ہیں۔ بعد ازاں دونوں اپنے اپنے والدین
کو اپنے خیالات سے آٹاگاہ کر دیتے ہیں۔ ان کے والدین ایک
ستفقة درخواست "بلدیہ" میں پیش کر کے اپنی رضامندی ظاہر
کرتے ہیں۔ بعد ازاں بلدیہ کے اہتمام سے لڑکے اور لڑکی کا ڈاکٹر
معائشہ اس لئے کرایا جاتا ہے کہ آیا ان کی صحبت قابل شادی ہے

یا نہیں۔ وَاكْرَذَ اُرْلِيْدُ می ڈالکٹ کے معاہدوں کے بعد یہ درخواست چاہ
گواہوں کے دستخطوں کے ساتھ دفتر مردم شماری میں بھی
جائی ہے۔ یہاں ان کی عمر وال اور مکونت وغیرہ کی تقدیم کرنے
کے بعد وہاں دو نہن اور آن کے والدین مع چار گواہوں کے
”محکمہ صلیبی“، (یعنی محکمہ شرعیہ) میں قاضی کے سامنے پیش ہوتے
ہیں۔ قاضی صاحب ان کے باہمی مسترد انتظام و رضاہمتدی وغیرہ
عمر وغیرہ کے متعلق اپنا اطمینان کر کے نکاح پڑھ دیتے ہیں۔ اور
اس تمام کارروائی کا اندر انج گتاب حکومت میں ہو جانے کے
بعد ان کو سند نکاح دیکر رخصت کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح ترکی
میں ایک پیسہ خرچ کے بغیر رسم نکاح ادا ہوتی ہے۔ اور شادی
کے موقع پر کسی کی مہاذاری یا دیگر لایعنی کاموں یا رسماں میں ایک
جب بھی خرچ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر کہیں دھوم دھام یا ظاہر دادی
کے لئے ایک پونڈ بھی صرف کیا جانا ثابت ہو جائے تو خرچ کرنے
والے پر جب چیخت ایک پونڈ سے پہلے پا پھراہ پونڈ تک بھرنا
کیا جاتا ہے۔

غیر مسلم خواتین کے ساتھ کمروں کی دوی صدی بھر تک
کے سلاطین میں یہ دستور عام ہو چلا تھا کہ وہ غیر مسلم خواتین سے
شادیاں کر لی کرتے تھے اور ان کی تقلید میں امراء و وزراء کے
حلقوں میں بھی یہ دبا پھیلنے لگی تھی جس سے ترکی خون غیر مسلم اقوام
میں مل جانے کے باعث بہت سی خرابوں کا سبب بن رہا تھا

چنانچہ ان خرابیوں کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ سلطان وحد الدین کے حاشیہ برداروں میں دوسرا شخاص اسی قسم کی نسل سے تھے جو اعیار کے ساتھ مل کر قوم ترکی وطن ترکی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے سازشیں کر رہے تھے۔ چنانچہ فتح سمنا و استنبول کے بعد یہ لوگ بھی اپنے ولی نعمت سلطان کے ساتھ فرار ہو گئے۔ اور مجلس طیہ، نے ان کی بابت یہ حکم صادر کیا کہ یہ لوگ خائن وطن اور گردن زدی ہیں۔

آج محلِ دولت جمہوریہ ترکیہ و غازی عظیم مصطفیٰ الکمال پاشا کی ذات گرامی کے خلاف بخوبی مناک و علطیز و پنڈاونیہ میں کیا جا رہا ہے وہ اپنی خداویں کی سازشوں کا نتیجہ ہے۔ دولت جمہوریہ ترکیہ نے اس رسم قبیح کی نیخ کی کی یہ صورت نکالی کہ اگر کوئی سرکاری ملازمِ عدمِ عیشرِ مسلم خواتین سے شادی کرے تو وہ سرکاری ملازمت سے فوراً بر طرف کر دیا جائے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص جو سرکاری ملازم نہیں ہے کسی غیر مسلم سے شادی کرے تو اس پر حکومت کا لیکس دو گناہ دیا جاتا ہے۔ اور اس کی اولاد کو حکومت ترکیہ اپنے قبضے میں کر کے خود پر درش و پیدا خفت کرتی ہے تاکہ اُن پیغمبر اقوام کا اثر نہ پڑنے پائے اور وہ آئندہ مارا ستین نہ ثابت ہوں۔

اس تدارک کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب وطن ترکی میں غیر مسلم خواتین ترکی مردوں کے نزدیک آنے کی جرأت نہیں گرتیں اور اپنے "پسندیدہ شکار" سے دوسرے رہنا چاہتی ہیں۔

رضاع و شرک طفال ترکی میں شیر خوار بچوں کو دودھ لئے بغیر مسلم آنا اور دایاں رکھی جاتی تھیں اور یہ بچے ان کی تربیت کے زیر اثر بہت چھے مغربیت اختیار کر لیتے تھے۔ لہذا اس طریقہ کو مضرستہ تاک دیکھ کر جمیوریہ ترکی نے یہ قانون نافذ کی کہ غیر مسلم آنائیں اور دایاں ترکی مسلم گھرانوں میں نہ رکھی جائیں۔ اور جو ترکی خواتین کسی جماںی کمزوری یا مجبوری کے باعث اپنے بچوں کی یہ ورثش آپ نہ کر سکتی ہوں وہ ان کو سرکاری یہ ورثش خالہ اطفال میں داخل کر دیں۔ چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے وہاں ان کے لئے بہت سی سہولتیں پہمیوں چاہی ہیں۔

تعهد ازدواج کے لوگوں میں بھی کئی کئی شادیاں کرنے کا وسیع عالم ہوتا جاتا تھا۔ مگر بموجب احکام قرآن کریم چونکہ ان میں "عدل" ہوتا ہیں دیکھا جاتا تھا اس لئے دولت جمیوریہ ترکیہ نے بعد تحقیق و تدقیق کئی شادیاں کرنے والوں پر یہ قیود عائد کر دیں کہ وہ ایسا ارادہ کرنے سے پہلے اپنی مالی حیثیت فثروت و فارغ البالی کے متعلق حکومت کو اطمینان دلائیں اور دوسرا تیری۔ یہ بھی شادی کرتے وقت اس بات کا کافی ثبوت پہم یہوں چاہیں گے وہ اپنی تمام بیویوں کے ساتھ نان و نفقة و بود و باش کے معاملے میں حسب احکام شریعت مطہرہ اسلام عدل و مساوات شرعیہ کا برداشت کرنے کے قابل ہیں۔

حقوق خواتین ترکی وطن ترکی میں ایک ترکی خاتون کو تعلیمی، قومی، مدافعتی زندگی میں وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو ایک ترک مرد کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ترکی خواتین جگہی جہازوں - فوجوں، درزاروں - اسپتاں والوں - ڈاکخانوں بولیں کے محکموں اور کارخانوں وغیرہ میں بھی بڑی بڑی ذمہ داری کے عمدوں پر ممتاز ہیں۔ حتیٰ کہ آج تک اعلیٰ فوجی تعلیم یافتہ خواتین ترکی دولائکہ کی تعداد میں سبھ افسران سندھ یافتہ برائے مجاہدات ملیہ (یعنی ضرورت خنگ کیلئے) تیار و مستعد ہیں۔

شرعی مقدرات وطن ترکی میں محکمہ شریعہ (جس کو اب "محکمہ نکاح و طلاق و ننان نفقة اور وراثت" کے پروگرام سے کہا جاتا ہے) کی سماحت و فیصلہ کیا گئے۔

محکمہ صنعت و حرفت کے تحت آج تک وطن ترکی میں زراعت کیا جاتا ہے۔ صنعت کے کاموں میں علی العموم ترقی ہو رہی ہے۔ چنانچہ عرصہ قلیل کے اندر دولت جمہوریہ ترکیہ نے قوم کی تمام ضرورتوں کا سامان مہیا کرنے کے لئے بکثرت کارخانے کھول رکھے ہیں۔ اور ہر قسم کے معدنیات وطن ترکی میں موجود ہیں۔ وزارت صنعت حرفت نے ایک خاص زراعتی بینک کاشتکاروں اور صناعوں کی ہولتوں کے لئے اور بروقت ضرورت ان کی امداد کیلئے کھول دیا ہے۔

شادی ختنہ وطن ترکی میں مسلمان بچوں کے ختنے کے لئے
یکم ستمبر ۱۹۵۴ء اسٹمپ تک کا وقت مقرر ہے۔
اُن پندرہ دنوں کے اندر وطن ترکی کے ہر قصبے اور شہر کے
اسپیتالوں میں ہر امیر و غریب وافر و ماتحت نکے بچوں کا ختنہ
سرکاری خرچ سے کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بچوں کے کپڑوں، دعوتوں
اور سامان تفریج کا تمام انتظام خزانہ حکومت سے ہوتا ہے۔
اور ختنہ کرنے کی مدت ۳ سال سے ۷ سال کی عمر کے اندر
مقرر کی گئی ہے۔

وطن ترکی میں مردے جلانا منحلہ دیگر انتہامات کے ایک بڑا
کہ دولت جمہوریہ ترکیہ نے قانون خاص کے ذریعہ سے قوم ترکی
کو محیت جلانے کا حکم دیا ہے۔ یہ بالکل سفید مجموعہ ہے۔ اور میں
نهایت نفرت کے ساتھ اس کی تروید کرتا ہوں۔ ترک تو خیر مسلمان
ہی ہیں وطن ترکی کے اندر ان غیر مسلم قوموں کو بھی مردے جلانے
کی اجازت نہیں ملتی جن کے مردے جلانا رسول مذہبی میں شمار
ہوتا ہے۔

دولت جمہوریہ ترکیہ کی فوجی اتفاق کے متعلق یہ ظاہر ہر کردینا
وطن ترکی میں عمدہ اسلحہ جات سے سلح ۳ لاکھ فوج موجود ہے مگر
اس کو وطن ترکی کی تمام سرحدوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔
ان دونوں ملک تمام انتظامات پولیس کے ذریعہ سے ہجام پلتے ہیں۔

ہر سال میں تین ہمینے فوجی نمائش کے لئے مخصوص ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں جس وقت امتحانات نام قوم ترکی کے فوجی امتحانوں کو ایک مخصوص مرکز پر جمع ہو جانے کا حکم دیا گیا تو صرف آٹھ روز کے اندر چالیس لاکھ سپاہ مع اپنے تمام ضروری سامان کے موقع پر موجود ہو گئی۔

ہوائی طاقت حکمتوں کے مقابلے میں پانچویں درجے کی ہے اس وقت وطن ترکی میں ہر قسم کا جدید ترین سامان جنگ خود قوم ترکی کے ہاتھوں بکثرت تیار ہوتا ہے۔ سال ۱۹۳۲ء کی مردم شماری کے موجب وطن ترکی میں دو کروڑ سات لاکھ انسان آباد ہیں۔

ازالہ خرافات و ممنوعات عُرس بازی۔ قوالی بازی۔ گدگری چھومنتر بازی۔ چرس۔ افیون اور کوکین کا استعمال۔ فیبری۔ دروشی۔ دجالی۔ جادوگری۔ فال بینی وغیرہ چیزے تمام احتمالات کا مجموع احکام اسلام کے باسکل خلاف ہیں حدود ترکی میں صدود و نابود ہو چکے۔

اقتصادی حالت اور خطوں کی بہت وطن ترکی کی اقتصادی حالت بہت اچھی ہے۔ بیکاری و بے روگاری کا نام دنشان نہیں۔ اور چیزیں بد دوراب قوم ترکی نہایت اطمینان و دلجمی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔ دوسرے مالک کی بہت وہاں ہر چیز ارزآل ہے اور امداد کر کم کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ دولت جمورویہ ترکیہ آج تک کسی کی مفروض نہیں۔

غازی عظیم مصطفیٰ کمال پاشا کی شخصیت

حضرات! غازی عظیم مصطفیٰ کمال پاشا نے خدمت ملی۔ خدمت وطن و خدمت اسلام کے سلسلے میں جو جو کارہائے نمایاں آج تک کئے ہیں وہ ساری دنیا میں آفتاب کی طرح روشن ہیں لیکن اعداء اسلام اس غازی عظیم و مجاہد ملت کو ترکی کا ایک ڈکٹیٹر سمجھنے اور دنیا کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مصطفیٰ کمال نہ کوئی خود مختار بادشاہ ہے اور نہ مطلق العنوان حاکم۔ پاشا موصوف کی شخصیت دولت جمہوریہ ترکیہ میں وہی ہے جو ایک صدر جمہوریہ کی ہوئی چائیہ فوم ترکی نے پہلے آپ کو سات سال کے لئے صدر منتخب کیا بعد ازاں دوسری مرتبہ آپ پھر تین سال کے لئے صدر جمہوریہ منتخب ہوئے۔ آپ کی صدارت کی مدت میں اب ڈیرہ سال اور باقی ہیں۔ اس کے بعد آپ بوجب قانون جمہوریہ ریٹائر ہو گئیں گے۔

غازی مصطفیٰ کمال پاشا ہر فرد قوم ترکی کو ہمیشہ یہی نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ خود کو مصطفیٰ کمال ہی سمجھیں۔ غازی پاشا کے کارہائے نمایاں نہ صرف وطن ترکی کی نجات کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے اسلام کے لئے عزم و استقامت و حب وطن و صبر و خودداری و غیرت و جمیت کا نمونہ ثابت ہو رہے ہیں۔ اور میں بحیثیت ایک ترک کے تمام دنیا سے اسلام کے آگے یہ حوالوں پیش کرنا اپنا قومی فرض سمجھتا ہوں اور رامیدہ کرتا ہوں کہ تمام مسلمان بھائی دنیا میں دیسی ہی عزت

دسترت کی زندگی بسر کریں گے جیسی کہ غیور ترک اور رب العالمین کے فضل و کرم سے بسر کر دے ہے ہیں۔

ساری دنیا میں ترکوں کی تعداد

آج کل ۱۴۰ کروڑ ہے جو کہ وسطیٰ ایشیا۔ افغانستان، چینی ترکستان، بلقان، ہنگری۔ رومانیا کے مختلف حصوں میں آباد ہیں اور ترکی زبان بولتے ہیں۔ نیز ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ ترک سماںک مذکورہ الصدر سے آنکر جمہوریہ ترکیہ میں آباد ہونتے جاتے ہیں۔ اور دولت جمہوریہ ترکیہ کے شعبہ وزارت ہماجرین کی جانب سے ہر طرح ان کی امداد کی جاتی ہے۔

دنیا کے موجودہ مسلمان قوم ترکی کی نظر میں

ہر فرد قوم ترکی دنیا کے تمام مسلمانوں کو بلا تفریق جنسیت و قومیت بمحض قول شریف "انما المؤمنون اخوة"، اپنا حقیقی بھائی سمجھتا ہے۔ اور قوم ترکی دنیا کے سارے مسلمانوں کو متحده و متفق خوشحال اور غیر مسلم اقوام کے مقابلے میں باعزت و باوقار دیکھنے کی آرزو مند ہے۔ قوم ترکی کسی بھائی مسلمان کے خلاف نہ تو اپنے دل میں بعض وعداوت رکھتی ہے اور نہ یہ چاہتی ہے کہ دنیا میں کوئی مسلمان بھائی اس کے خلاف اپنے دل میں بعض وعداوت رکھے۔

حضرات! آپ نے اس ناچیز کی زبانی قوم ترکی و جمہوریہ ترکیہ کی بابت جو حقائق سنے ہیں ان سے یہ ثابت ہو گیا کہ قوم ترکی ایک پکی مسلمان قوم ہے۔ اور اپنے وطن عزیز میں بمحض احکام قرآنی:

ہوتی کر رہی ہے وہ اسلام اور مسلمان کے عین شایان شان ہے
ترکوں پر آج تک چھٹے الزامات و اتهامات لگائے گئے ہیں ملن
سب کی تردید ان بیان کردہ حقائق کے ذمہ سے ہو جائی۔ مجھے
اہمید ہے کہ آئندہ اگر اس قسم کی خلط خبریں آپ تک پہنچائی جائیں
گی تو ان کا اثر آپ آپ کے دلوں پر نہ ہو گا۔ آپ ان سے ضرور
نفرت کریں گے اور ان پر ہرگز یقین نہ فرمائیں گے۔

مسلمانان برہما ہم ترکوں کے ساتھ بوجا اسلامی ہمدردی رکھتے
مسلمانان برہما ہیں اس کا شکریہ میں اپنی قوم کی جانب سے
ڈوا کرتا ہوں۔ اور اس سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں۔
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام

علی سید المرسلین

نوت: میں نے اپنی ان دونوں تقریروں کے حقوق طباعت
و اشاعت "مطبع آزاد برہما"، رنگوں کو ویدئے ہیں۔ کھلی اور صبا
اس کو چھاپنے اور شائع کرنے کی کوشش نہ فرمائیں۔

الغازی حاجی محمد ذکر یا غفران

سیاح

۱۲۹-۳۴
ص ۹۸۵

”آزاد برہما“، نہ دیکھا تو کیا دیکھا!

”آزاد برہما“، ایں برہما اور بہن دیان معمیم برہما کا واحد طرف اور منی قومی اخبار ہے۔ ”آزاد برہما“، میں ایسے ”چھٹے مسلمانے“ وار مضا میر نشرا درخواجہ دُمدار شاہ کی پھر کا دینے والی ظریفانہ نظمیں شاہ ہوتی ہیں جن کو پڑھ کر انسان کا غم بھی خلط ہو جاتا ہے اور پڑھ پڑے سیاسی و اضلاعی مسائل معمولی پڑھ سے لگتے آدمیوں کی نسمجھے میں اس طرح اتر جاتے ہیں۔ چیزے فالودے کا گھونٹ ...!

”آزاد برہما“، باطل کیلئے تمشیہ آبدار اور حق پرستوں کا سچا حامی خدمت گار ہے۔

آج دنیا کے انقلابات کو ایکان کی روشنی میں دیکھنا چاہیں
”آزاد برہما“، دیکھئے۔

”آزاد برہما“، میں ناٹک اور بائکوب کے مخرب اخلاق اشتہار شائع نہیں ہوتے۔ لہذا تجارت پیشہ حضرت اپنی حلال روزی اشتہارات سے ہماری سرسقت فرمائیں۔

چند کلمات سالانہ چھروپے پرستہ شماہی ہے رسہ ماہی عافی پرچم

جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

شاہ محمد مالک مطبع آزاد برہما ۱۹۷۲ بار اسٹریٹ نمبر ۵